باب: 14

مُحلّلٍ مُحَرّمٌ

مُحلّلٍ کے معنی "حلال" قرار دینے والے، اور مُحَرّمٌ کے معنی "حرام" قرار دینے والے کے ہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں مُحَلِّلٍ اور مُحَرّمٌ کے یہ دونوں نام بڑے خصوصیت کے حامل ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی معظمؐ کو دیے گئے خصوصی اختیار کو ظاہر کرتے ہیں۔

اس بارے میں مقدام بن معدی کربؓ سے مروی حدیث ہے کہ، آنحضورؐ نے فرمایا:

"آگاہ رہو! عنقریب ایک شخص کے پاس میری حدیث پہنچے گی۔ وہ اپنی مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو گا اور کہے گا: ہمارے اور تمھارے درمیان اللہ کی کتاب ہے، ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے، اور جو اس میں حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے۔

حالاں کہ اللہ کے رسول نے جسے حرام قرار دیا وہ ویسا ہی ہے جیسے اللہ کا حرام کیا ہوا"۔

(حوالہ صالحیی، سبل الہدیٰ والرشاد، 507:01)

اس بات کی تصدیق ہمیں قرآن مجید کی اس آیت میں ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

{تم ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، نہ یوم آخرت پر اور نہ ان چیزوں کو حرام جانتے ہیں جنھیں اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے(09:29)}

مرد کے لیے سونے کا زیور پہننا یا ریشمی کپڑا پہننا از روئے شریعت حرام ہے۔ یہ حکم نبی معظمؐ کا قائم کردہ ہے، جب کہ اس کا ذکر ہم قرآن مجید میں نہیں پاتے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی نوٹ کرنے کی ہے کہ کوئی اہم عذر پیش آجائے تو وہاں آپؐ نے اجازت بھی دی ہے۔ جیسے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت زبیرؓ کو

بیماری لاحق ہو جانے کے سبب ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔اسی طرح قرآن مجید میں تمام مردار جانور مطلقاً حرام ہیں۔لیکن آنحضورؐ نے مچھلی اور ٹڈی کو حلال فرمادیا کیوں کہ ان کو باقاعدہ ذبح کرنا ممکن نہیں۔

رسول اکرمؐ نے پالتو گدھوں کو کھانا حرام قرار دیا ہے۔اور ہر کچلی والے درندوں کو بھی کھانے سے منع فرمایا ہے۔(صحیح بخاری،راویان:ابو ثعلبہؓ،انس بن مالکؓ،عمرو غفاریؓ، حدیث 5154 to 5157)۔

جب خیبر فتح ہوا تو شام کو لوگوں نے گدھوں کا گوشت پکایا۔جب یہ بات آنحضرتؐ کے علم میں آئی تو آپؐ نے حکم فرمایا کہ جو کچھ اس میں ہے اسے پھینک دو اور برتنوں کو توڑ دو۔لوگوں نے عرض کیا کہ برتنوں کے توڑ دینے سے ہمیں بہت مشکل ہو جائے گی۔حضورؐ نے فرمایا،"اچھا انھیں اچھی طرح دھو لو"۔

(صحیح بخاری،راوی:سلمہ بن اکوعؓ، حدیث 5124)۔

میری خالہ امّ حفیدہ نے آنحضورؐ کو گھی،پنیر اور سوسمار (گوہ) ہدیہ کے بہ طور بھیجا۔آپؐ نے عورتوں کو بلایا اور دستر خوان لگوا کر انھیں کھانے کا حکم فرمایا۔اُن لوگوں نے اسے کھایا۔آنحضرتؐ نے (سوسمار کو) مکروہ سمجھتے ہوئے خود نہیں کھایا۔اگر وہ حرام ہوتا تو نہ حضورؐ ان کے کھانے کا حکم فرماتے اور نہ ہی وہ خواتین کھاتیں۔

(صحیح بخاری،راوی:ابن عباسؓ، حدیث 5020)۔

آنحضرتؐ نے مکہ اور مدینہ دونوں کو ہی انتہائی محترم شہر قرار دیا ہے۔یہاں پر شکار کرنا،درخت یا پودوں کو کاٹنا حرام ٹھہرایا۔یہاں پر کسی مسلمان کو تکلیف دینا،دھوکا دینا،وعدہ خلافی کرنا وغیرہ سنگین نوعیت کے جرم ہیں،اسی طرح یہاں پر کسی بھی ایسی سرگرمی کی شرعاً اجازت نہیں جو امن وامان کو سبوتاژ کرے،نیز یہاں پر برائی یا کجروی کا محض ارادہ کرنے پر بھی اللہ تعالی کی طرف سے سنگین عذاب کی وعید ہے۔

رسول کریمؐ نے فرمایا کہ مدینہ یہاں سے وہاں تک حرم (حرمت والا) ہے۔اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی بدعت کی جائے۔جس نے اس میں کوئی بدعت کی اس پر اللہ،فرشتوں،اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔(صحیح بخاری،راوی:انس بن مالکؓ، حدیث 1749)۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی سنگلاخ چٹانوں کے درمیان موجود میدانی علاقے کو اپنی زبان مبارک سے حرم قرار دیا۔جب آپ (بنی) حارثہ پہنچے تو (ان سے) پہلے مجھے فرمایا کہ تم حرم سے باہر ہو گئے ہو،لیکن اِدھر اُدھر دیکھنے کے بعد فرمایا،نہیں تم بھی حرم کے اندر ہو۔

(صحیح بخاری،راوی:ابوہریرہؓ،حدیث 1751)۔

ہم اس مسئلہ کو ایک دوسرے پہلو سے بھی دیکھتے ہیں۔ عبادات پر نظر ڈالیں تو نماز وتر اور عیدین کی نمازوں سے متعلق قرآن مجید میں کوئی واضح حکم نہیں ملتا لیکن ان سب کی ادائیگی ہم سب پر واجب ہے۔ کیوں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے۔ نماز وتر کے سلسلے میں امام ابو حنیفہؒ نے اس کے واجب ہونے کی دلیل میں تین حدیثیں دی ہیں:

۱۔ بریدہ اسلمیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول مکرمؐ نے فرمایا، وتر واجب ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں (مسند احمد)

۲۔ عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک جمعہ کے خطبہ میں فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک اور نماز کا اضافہ فرمایا ہے، سنو وہ وتر ہے، اسے عشاء اور فجر کے درمیان ادا کرو (مسند احمد)

۳۔ عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ کا فرمانا ہے کہ "جو وتر پڑھے بغیر سو گیا یا بھول گیا تو یاد آنے پر پڑھ لے" (سنن ابی داؤد)۔۔۔

اوپر بیان کردہ ان حدیثوں سے یہ بات اخذ کی جاسکتی ہے کہ یہ نماز عملاً فرض ہے، اعتقاداً واجب ہے اور ثبوتاً سنت ہے۔

ہم نے اپنے گذشتہ باب۔13 میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کل بنائے جانے کی کچھ تفصیل بتائی تھی۔ یہاں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینے کا اختیار بھی آنحضرتؐ کو حاصل رہا۔ چناں چہ جو بات بھی آپؐ کی زبان مبارک سے نکل گئی وہ شریعت کا حکم بن گئی۔

----- Ö -----